بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ ... قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۰ | ۲۷ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۱۴ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ | ۲۷ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۹۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو موٹر میں سفر کرنے کی وجہ سے کمر درد کی شکایت ہوگئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور جسم میں درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

نظارت امور عامہ کی دعوت پر ڈاکٹر ایچ۔ کے۔ بوری پبلسٹی آفیسر ٹیکنیکل ٹرینیز کی بھرتی کے لئے آج قادیان تشریف لائے۔ اور بھرتی کا کام کیا۔

شیخ احسان علی صاحب کے ہاں ۲۴ اگست لڑکا تولد ہوا جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالمومن رکھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے سامان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان اور ان کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے ایک یقینی ذریعہ ہے۔ آپ نے مسلمانوں کے سامنے ایک ایسا پروگرام پیش کیا۔ اور ایک ایسی راہ بتائی۔ جس پر چل کر ان کی دونوں جہان میں فلاح یقینی اور قطعی ہے۔ اور جس پر چل کر قرونِ اولیٰ میں مسلمان ہر قسم کامرانی سے ہمکنار ہو چکے ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے ہوئے علم کے ماتحت قرآن کریم سے وہ نسخہ تجویز فرمایا۔ جو مسلمانوں کی ہر قسم کی مصائب و مشکلات کا واحد علاج ہے۔ اور پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں فرمایا۔ بلکہ ایک ایسی جماعت قائم فرما دی۔ جو اس پروگرام پر عمل پیرا ہونے کے لئے نمونہ ہے۔ وہ رستہ اور وہ پروگرام کیا ہے۔ جو مسلمانوں کو بامِ ترقی تک پہنچا سکتا ہے۔ اس کا ذکر مجملاً ذیل میں کیا جاتا ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے جو ذرائع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تجویز فرمائے۔ ان میں سے پہلا درجہ تبلیغ اسلام کو حاصل ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ صدیوں سے مسلمان اس اہم فریضہ کو جو دراصل ان کی پیدائش کی اولین غرض ہے فراموش کر چکے ہیں۔ ایک باقاعدہ نظام کے ماتحت تبلیغ۔ غیر مسلموں تک اسلام کے فضائل اور اس کے کمالات پہونچانا اور پھر غیر ممالک میں جا کر وہاں لوگوں میں اسلام کی اشاعت کرنا ایک ایسی بات ہے۔ جو شائد کسی مسلمان کے ذہن میں بھی کبھی نہ آئی ہوگی۔ چہ جائیکہ کسی مسلمان نے اپنے ہمسایہ میں رہنے والے غیر مسلموں کو بھی کبھی اسلام کی دعوت نہ دی ہوگی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کام کو ایک منظم صورت میں شروع فرمایا۔ اور اس کے لئے ایک مستقل بنیاد قائم کی۔ آپ نے ۱۸۷۰ء کے قریب اس کی طرف توجہ فرمائی۔ پہلے خطوط کے ذریعہ اور پھر اشتہارات کے ذریعہ یورپ کے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ اور مخالفین کو مقابل پر بلایا۔ پھر ہندوستان میں بھی آپ نے اسلام کی فضیلت کے اثبات کے لئے ہر مخالف اور معاند کو مقابلہ کی دعوت دی اور اگر کوئی مقابل پر آیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اس پر غلبہ پا کر اسلام کی حقانیت ظاہر کر دی۔ آج دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے آپ کی جماعت کے مشن قائم ہیں۔ اور آج ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے باوجود صرف اور صرف آپ کی جماعت ہی اس کام میں مصروف ہے۔ کسی اور کو اب تک اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اور خود کرنا تو درکنار کسی کو اس میں مدد دینے کا بھی خیال نہیں آتا۔ ہاں بعض بدبخت ایسے ضرور ہیں۔ جو اس کارِ خیر میں روڑے اٹکانا اور مشکلات پیدا کرنا اپنا سب سے اہم فرض سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک نہایت ضروری چیز جو اصل بنیاد ہے۔ وہ بھی آپ نے مہیا فرما دی۔ گویا اس جنگ کے لئے اسلحہ بھی فراہم کیا۔ اور وہ یہ کہ ایک نئے علم کلام کی بنیاد رکھی۔ آپ سے قبل مختلف مذاہب میں کشمکش کا جو سلسلہ جاری تھا۔ وہ گوریلا وار کے مشابہ تھا۔ ہر شخص جو اس طرف متوجہ ہوتا۔ اپنا سب سے بڑا کارنامہ یہی سمجھتا۔ کہ دوسرے مذہب پر اعتراضات کر کے اپنے مدمقابل کو شرمندہ اور ذلیل کرنے کی کوشش کرے مگر یہ ایک بہت بڑا نقص تھا۔ جس کی موجودگی میں اسلام کی تبلیغ کا کام کامیاب طریق پر نہ چلایا جا سکتا تھا اس لئے آپ نے اس نقص کو دور فرمایا۔ اور اہلِ مذاہب کے سامنے یہ نظریہ پیش کیا کہ دوسرے کے نقائص نکالنے سے اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور دوسرے کو غلطی پر ثابت کر دینے کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہم راستی پر ہیں۔ اور نہ صرف کسی ایک مسئلہ میں بحث کر کے کسی ایک مذہب کی حقیقت ظاہر ہو سکتی ہے مذاہب میں تقابل کے وقت اس پر دوسرے مذاہب کے لوگوں کے اعتراضات یا کسی ایک مسئلہ پر نکتہ چینی کافی نہیں۔ بلکہ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہر مذہب اپنی جو غرض و غایت بیان کرتا ہے اسے پورا بھی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ جو مذہب اس غرض کو پورا کرنے کا ثبوت پیش کرے۔ وہ قابلِ التفات سمجھا جانا چاہیئے۔ مذہب کی غرض خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اب چاہیئے کہ جس مذہب کو ہم دنیا کے سامنے پیش کریں اس کے متعلق یہ ثابت بھی کر دیں۔ کہ اس پر چلنے والے قرب الٰہی کے مقام پر پہنچ چکے ہیں۔ لیکن اگر یہ نہیں۔ تو سب جھگڑا فضول ہے دوسروں پر اعتراضات اور کسی کو برا بھلا کہنا کسی مذہب کے حق پر ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسے اپنی غرض کو پورا کرنے کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ ورنہ وہ مذہب ایسا جسم ہے جس میں روح نہیں۔ چند اخلاقی۔ تمدنی یا فلسفیانہ باتیں کسی مذہب کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتیں۔ اور نہ یہ کوئی قابلِ اعتماد معیار کا درجہ حاصل کر سکتی ہیں۔ ایسی باتیں اور تعلیمات تو دوسرے مذاہب سے چرا کر یا خود غور و فکر سے بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ مذہب کا اصل معیار صداقت یہی ہو سکتا ہے اور یہی ہونا چاہیئے۔ کہ مذہب کی جو غرض اور ضرورت ہے یعنی قربِ الٰہی وہ انسان کو حاصل ہو جائے۔ اور اسی دنیا میں اس کے حصول کے آثار پائے جائیں۔ آج ہر مذہب کا دعوےٰ ہے کہ اس پر چل کر نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر وہ اس دعوےٰ کی صداقت کے ثبوت کو موت کے بعد کے زمانہ پر انحصار رکھتے ہیں اس وجہ سے یہ دعوےٰ قابلِ قبول نہیں۔ اور انسان کی فطرت اس سے اطمینان نہیں پا سکتی۔ کیونکہ اگر مرنے کے بعد یہ بات پوری نہ ہو تو پھر کیا ہو۔ دنیا میں واپس آنے کا تو پھر کوئی امکان نہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس جو چیز قابل قبول ہو سکتی ہے وہ مشاہدہ ہی ہے۔ یعنی مذہب انسان کو دکھا دے۔ اور اس کو اس بات کا اطمینان دلا دے۔ کہ اس نے ایسے لوگوں کو جو اس پر عمل پیرا ہوئے۔ اور اس رستہ پر گامزن رہے۔ خدا سے ملا دیا۔ اور اس کا مقرب بنا دیا۔ یہ ایک ایسی دلیل ہے۔ ایک ایسا مکمل اور جامع معیار ہے۔ کہ جو مذاہب کی جنگ اور ساری کشمکش کا فیصلہ کر دیتا اور تمام فضول بحثوں کا دروازہ بند کر دیتا ہے مگر یہ ایسا معیار ہے۔ کہ اس پر سوائے اسلام کے کوئی دوسرا مذہب پورا نہیں اتر سکتا۔ اسلام ہی ہے۔ جو آج بھی ویسے تازہ پھل اور فیوض ظاہر کرنے کا مدعی ہے۔ جو قرون اولےٰ میں اس پر چلنے والوں پر ظاہر ہوئے۔ وہ آج بھی خدا تعالےٰ سے ملاتا۔ اور اس کے قرب کے آثار مشاہدہ کراتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے اس جدید علم کلام کو پیدا کیا۔ جو نہائت محکم۔ نہائت معقول اور ایسی اصولی چیز ہے جس پر کسی معقول انسان کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور جو اسلام کی تبلیغ کے لئے نہائت صاف اور سیدھا راستہ تیار کر دیتا ہے اور ہر غور کرنے والے کے لئے ایک ایسا روشن چراغ مہیا کر دیتا ہے۔ کہ اس سے بآسانی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش فرمودہ بعض اور ذرائع کا ذکر پھر کیا جائے گا۔

جماعت احمدیہ شملہ کی عرضداشت بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

جماعت احمدیہ شملہ نے مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجی ہے۔

"ہم ممبران جماعت احمدیہ شملہ اپنے اس غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۳ ماہ ظہور ۱۳۲۱ہش متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتے ہیں۔ کہ گزشتہ ایام میں کانگرس اور بعض دوسرے مفسدین کی شورش پر امامنا ومرشدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جو بھی ارشادات صادر ہوئے ہیں۔ ہم ان کے ہر لفظ پر عمل پیرا ہونا موجب نجات وحصول حسنات دارین خیال کرتے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر حکم پر دلی جوش کے ساتھ لبیک کہتے ہیں۔ وما توفیقنا الا باللہ

ہم اس عہد پر جو بیعت کے وقت کیا گیا تھا۔ کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" انشاء اللہ تادم مرگ قائم رہیں گے۔ اور اپنے پیارے امام کے اشارے پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو ہر وقت تیار رہوں گے۔

خاکسار۔ محمد اصغر علی احمدی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شملہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) عطاء اللہ صاحب احمدی کاتب اخبار "پرتاپ" لاہور کا لڑکا ضیاء اللہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۲) ظہور احمد صاحب محلہ دارالبرکات کے چار بھائی میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں (۳) عابد شریف صاحب ساگر ایک تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح:۔ مساۃ بلقیس بیگم بنت ماسٹر رحمت اللہ خان صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول موضع جسیال بانگر ساکن بھچھو وال ضلع لدھانہ کا نکاح میرے لڑکے حوالدار محمد خان کے ساتھ مبلغ ۳۰۰ روپے مہر پر ہوا۔ خاکسار ماموں خان از قادیان

ولادت:۔ سید شرافت حسین صاحب پسر میر مہدی حسن صاحب احمدیہ فرنیچر سٹور دہلی کے ہاں مورخہ ۱۷ ہش بروز پیر لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ سید انتظار حسین احمدیہ فرنیچر سٹور کشمیری گیٹ دہلی

نظارت علیا کا ضروری اعلان

قابل توجہ امراء جماعت ہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے امراء صاحبان کو اپنے اور ناظر اعلےٰ یا دوسرے ناظروں کے مابین تعلقات کے سمجھنے میں غلط فہمی ہو رہی تھی ان کا خیال تھا۔ کہ وہ براہ راست خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں۔ اور ناظر اعلےٰ یا دوسرے ناظروں کی ہدایات اور فیصلہ جات کے پابند نہیں ہیں۔ اسی طرح ان کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ وہ اپنے ماتحت سیکرٹریوں کو بغیر ناظر اعلےٰ کی اجازت کے قاعدہ ۸۲۳ کے خلاف خود بخود علیحدہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے قائمقام بھی مقرر کر سکتے ہیں۔ چونکہ یہ غلط فہمی نظام سلسلہ کے منافی تھی۔ اس لئے اس معاملہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کیا گیا۔ اس پر حضور نے جو فیصلہ فرمایا ہے۔ وہ صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۵۲۷ مورخہ ۱۹/۸/۴۲ میں آ چکا ہے۔ لہٰذا اس ریزولیوشن کی مکمل نقل بغرض اطلاع امراء صاحبان ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ تاکہ آئندہ کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

ریزولیوشن ۵۲۷ (۱۹۔۸۔۴۲)۔ رپورٹ ناظر اعلےٰ کہ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور مندرجہ ذیل رپورٹ کی تھی۔ کہ بعض امراء جماعت ہائے احمدیہ اپنے آپ کو ناظر اعلےٰ کے ماتحت نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی اس کے فیصلے کو واجب التعمیل سمجھتے ہیں۔ بلکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کا تعلق انتظامی لحاظ سے بھی براہ راست حضور سے ہے۔ مگر قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے میری یہ رائے ہے کہ ہر امیر خواہ وہ کسی دیہاتی یا شہری جماعت کا ہو۔ یا ضلع کی جماعتوں کا ہو۔ یا صوبہ کی جماعتوں کا ہو۔ وہ ناظر اعلےٰ کے ماتحت ہے۔ اور ناظر اعلےٰ کا کسی امر میں حکم یا فیصلہ اس کے لئے واجب التعمیل ہے۔ ہاں وہ اس کے فیصلہ کے خلاف اپیل کر سکتا ہے۔ یہی نہیں کہ وہ ناظر اعلےٰ کے ماتحت ہے۔ بلکہ ہر ناظر کے بھی ماتحت ہیں۔ اس بارہ میں قاعدہ ۸۲۱ کا آخری حصہ اور قاعدہ ۸۲۱ الف کے شق ۱۳ قابل ملاحظہ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

قاعدہ ۸۲۱ "مقامی امیر اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں ایک یہ امتیاز ہو گا۔ کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہو گا۔ یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اسے اپنے وجوہات تحریر میں لا کر مقامی انجمن کے فیصلہ کو رد کرنے کا اختیار ہو گا۔ لیکن پریذیڈنٹ بہر حال مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا پابند ہو گا۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسروں کی ہدایات کے پابند ہونگے۔"

قاعدہ ۸۲۱ الف شق ۱۳۔ "مقامی امراء ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہونگے۔"

یہ ہر دو قواعد واضح ہیں۔ اور ان قواعد کی رو سے ہر امیر نہ صرف ناظر اعلےٰ کے ماتحت ہے۔ بلکہ ہر ناظر سلسلہ کے بھی ماتحت ہے۔ مگر جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں بعض امراء کو اس سے اختلاف ہے۔ اس لئے میں نے اس بات کو حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ کہ اگر میرا استنباط درست ہے، تو حضور اس کی تصدیق فرما دیں۔ اس پر حضور نے بذریعہ ۱۷۹۴ مورخہ ۱۶/۸/۴۲ حکم دیا ہے۔ کہ

"یہ استدلال درست ہے بغیر نظام کے کام کس طرح چل سکتا ہے۔ دوسرے اس قاعدہ کی بھی پابندی کروانی چاہیئے۔ کہ سیکرٹری جن کی تقرری مرکز کی اجازت سے وابستہ ہے۔ انکا ہٹانا بھی مرکز با کثرت رائے کی سفارش پر مرکز سے وابستہ ہو گا۔ امیر ان کے ہٹانے کے لئے رپورٹ کر سکتا ہے۔ ۱۵ دن کے لئے معطل کر سکتا ہے۔ مگر ہٹا نہیں سکتا۔ امیر کو ناظروں کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کا حق حاصل ہو گا۔"

لہٰذا میں رپورٹ ہذا معہ ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تفصیلاً مجلس میں بغرض ریکارڈ پیش کرتا ہوں۔ براہ مہربانی اس ریکارڈ کو بطور قاعدہ ۸۲۱ ب قواعد وضوابط میں شامل کرنے کی منظوری عطا فرمائی جائے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ رپورٹ ناظر صاحب اعلیٰ منظور ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

رسول کریمؐ سے کامل محبت ایمان کامل پیدا کرتی ہے

حدیث۔ بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فو الذی نفسی بیدہٖ لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ۔

ترجمہ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اے مسلمانو! تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ والدین اور اولاد سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔ یعنی تمام امور میں محبت کے ساتھ میری اتباع نہ کرے۔

محبت کی دو قسمیں ہیں۔ اول محبت طبعی۔ دوم محبت عقلی یا شرعی۔ ہم کسی کی خوبصورتی کی وجہ سے اس سے محبت کریں۔ یا مال کی وجہ سے محبت کریں۔ تو یہ فطری میلان ہے ہر شخص میں کچھ نہ کچھ حصہ اس محبت کا ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین اور محبت عقلی یا شرعی یہ ہے۔ کہ ہم اپنے محبوب کے افعال حسنہ کی پیروی کریں۔ جیسے افعال اس سے سرزد ہوں۔ ویسے افعال کرنے میں ہمیں لذت محسوس ہو۔ بے شک محبت طبعی کا میلان ہر ایک میں رکھا گیا ہے لیکن مذہب میں اتباع کی محبت مقصود ہے۔ جیسا کہ خداوند تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرماتا ہے:۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے رسول تو لوگوں سے کہدے کہ اگر تم خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو ضروری ہے۔ کہ میری اتباع کرو۔

کفار مکہ کہا کرتے تھے۔ کہ ہم ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔ لیکن قرآن مجید نے ان کو صاف جواب دیا۔ اور فرمایا۔ انّ اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین اٰمنوا۔ یعنی یقیناً ابراہیم کے نزدیک حقدار وہی ہیں۔ جنہوں نے ابراہیم کی پیروی کی۔ اور یہ نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) اور اس کے پیرو۔

دوسرا مطلب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ماں باپ اور اولاد سے زیادہ محبت کرنے کا یہ ہے۔ کہ مثلاً ماں باپ کوئی ایسا حکم دیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام کے منافی ہو۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مقدم رکھا جائے۔ یا اولاد کی خاطر کوئی ایسا فعل نہ کیا جائے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکام کے خلاف ہو۔ پس جو شخص اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کرے گا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت کرنے والا کہلائے گا۔

تیسرا مطلب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ماں باپ سے زیادہ محبت کرنے کا یہ ہے۔ کہ گو ہمیں اس دنیا میں لانے کا موجب ہمارے والدین ہوئے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ہمیں آخرت میں دائمی جنت ملے گی۔ اس لئے آپ کا ہم پر یہ احسان ہے۔ کہ ہم آپ کی کامل اتباع کریں تاکہ خدا کے محبوب بن جائیں۔ اور خدا کی جنت کے وارث ہوں اسی وجہ سے صحابہ آپ کو کہا کرتے تھے۔ بابی انت وامی۔ یعنی میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شرم وحیاء ایمان کا جزو ہے

حدیث:۔ انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرّ علی رجلٍ من الانصار وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ علیہ وسلم دعہ فانّ الحیاء من الایمان۔

ترجمہ:۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزر رہے تھے اور وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارہ میں نصیحت کر رہا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس انصاری سے فرمایا۔ اس کو کیا سمجھاتا ہے۔ شرم وحیا تو ایمان کا جزو ہے۔

تشریح:۔ اسلام دو قسم کی باتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اول:۔ وہ جو عرف عام سے نہیں لی گئیں۔ بلکہ ان کا تعلق براہ راست خدا تعالےٰ سے ہے۔ مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ دیگر احکام دوم۔ وہ جو عرفِ عام یعنی فطرتِ صحیحہ سے لی گئی ہیں۔ مثلاً شرم وحیا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ خیانت نہ کرنا وغیرہ دیگر احکام۔ اس حدیث میں حیاء کے متعلق بیان ہوا ہے۔

شرم وحیاء انسان کا وہ فطری وصف ہے۔ جس سے اس کی بہت سی خوبیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ عفت اور پاکبازی کا دامن شرم وحیا کی وجہ سے ہی بے داغ رہتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مروت اور چشم پوشی اسی کا اثر ہے انسان شرم وحیا کی وجہ سے ہی اپنے بزرگوں کا احترام کرتا ہے۔ اور دیگر بہت سے گناہوں سے پرہیز اسی شرم وحیا کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اسی لئے حیاء کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ یعنی جس طرح ایمان کا تقاضا ہے۔ کہ انسان تمام فواحش ومنکرات سے پرہیز کرے۔ اسی طرح حیا بھی انسان کو ان چیزوں سے روکتی ہے۔ اگر کوئی شخص بُرے کام دلیری اور بے باکی سے کرے۔ تو اس کا نام آزادی، اور دلیری نہیں۔ بلکہ بے حیائی اور بے شرمی ہے۔ کیونکہ جذبۂ حیاء ہی انسان کو افعال شنیعہ کے ارتکاب سے باز رکھتا ہے اگر یہ جذبہ کسی میں مفقود ہو جائے۔ تو پھر وہ جو چاہے۔ کرے کوئی روک نہیں سکتا۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ اذا لم تستحی فاصنع ماشئت۔ یعنی بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔

آج کل کی تعلیم نے شرم وحیا کی قوت کو کمزور کر دیا ہے۔ کالجوں کے طالب علموں میں یہ مرض بڑھ رہا ہے۔ کوئی جلسہ ہو رہا ہو۔ تو سیٹیاں بجانے لگ جاتے ہیں۔ اور دیگر طرح طرح کی بدنظمیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ خدا نے انسان کو شرم وحیا کے زیور سے آراستہ کیا ہے۔ دوسرے حیوانات اس جذبہ سے عاری ہیں اگر انسان شرم وحیا کو ملحوظ نہ رکھیں۔ تو پھر ان میں اور دیگر حیوانات میں کیا فرق رہے گا۔

مرتبہ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ قادیان

کامیاب قربانی

ذہنی وجسمانی تربیت کے بغیر ممکن نہیں

"خدام الاحمدیہ کی غرض درحقیقت یہی ہے۔ کہ وہ تنظیم کے ماتحت علمی طور پر بھی جماعت کے تمام افراد کو سلسلہ اور اسلام کے مسائل سے واقف کریں۔ اور عملی طور پر بھی جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ احساس پیدا کریں۔ کہ ضرورت کے موقعہ پر بلا دریغ اور بلا وقفہ ہر شخص خدمت کیلئے حاضر ہو جایا کرے"۔ پس ہم میں سے ہر رکن کی ذہنی تربیت ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ قربانی کی آواز پر لبیک کہنا۔ اس کی فطرتِ ثانیہ بن چکا ہو۔ اور اس کے قویٰ ایسے رنگ میں تربیت یافتہ ہونے چاہئیں۔ کہ وہ کم سے کم نقصان اٹھا کر سچائی کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکے اور ہماری تنظیم ایسی مکمل ہونی چاہیئے۔ کہ ہم سارے کے سارے کم سے کم وقت میں مناسب مقام پر جمع ہو سکیں۔ اور اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہمارے احزاب کی تنظیم مکمل ہو اور ہر قسم کی خامی سے پاک ہو۔ اور اس کی طرف میں نے اپنے ایک گزشتہ نوٹ میں جو ۲۱ اگست کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے قائدین کرام کو توجہ دلائی تھی۔ اور مجھے کامل امید ہے کہ قائدین نے اس کی طرف فوری توجہ کی ہوگی۔ اگر کسی قائد نے اب تک [illegible] نہ کی ہو۔ تو وہ گزشتہ نوٹ میں شائع شدہ ہدایات کی فوری تعمیل کریں۔ کہ تنظیم احزاب کے بغیر خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہر طرح نامکمل رہتی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام کی ایک امتیازی خصوصیت

قرآن کریم کو کتب سابقہ الہامیہ پر جہاں اور بہت سے امتیازات حاصل ہیں۔ جن سے قرآن کریم کی فضیلت اور برتری ثابت ہوتی ہے۔ وہاں ایک خاص وصف اور کمال قرآن کریم میں یہ بھی ہے کہ اس نے پہلی الہامی کتب کی طرح صرف عقائد پیش نہیں کئے۔ بلکہ ان کو دلائل اور براہین سے بھی مزین کیا ہے۔ تاکہ انسانی عقل ان کو قبول کرنے میں سد راہ نہ ہو۔ مثال کے طور پر دوزخ کے عقیدہ کو ہی لے لیجئے۔ تمام مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ جو لوگ مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کریں گے۔ ان کو موت کے بعد ایک ایسے مقام پر رکھا جائے گا۔ جہاں آگ ہوگی۔ مگر اسلام کے سوا کسی مذہب نے یہ نہیں بتایا۔ کہ گنہگاروں کو یہ سزا کس مقصد کے لئے دی جائے گی۔ کتاب "ایوب" میں دوزخ کی کیفیت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ "وہ بالشتیہ سانپ کا زہر چوسے گا۔ اور افعی کی جیبھ اسے مار ڈالے گی۔ وہ نالوں اور دریاؤں اور مکھن اور شہد کی نہروں کو دیکھنے نہ پائے گا" (ایوب ۲۰/۱۵-۱۷)

انجیل میں لکھا ہے۔ "اگر تیرا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ ڈال۔ ٹنڈا ہو کر زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ ہوتے جہنم کے بیچ اس آگ میں جائے جو کبھی بجھنے کی نہیں" (مرقس ۹/۴۳)

متی میں لکھا ہے۔ "فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راستبازوں میں سے جدا کریں گے۔ اور انہیں آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا" (متی ۱۳/۴۹) اسی طرح لوقا میں ایک دولتمند کی تمثیل بیان کی گئی ہے۔ جو غربا کی طرف توجہ نہیں کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک نہایت غریب اور بے کس شخص لعزر اس کے پاس آیا۔ تو اس کی امداد کے لئے بھی اس کے دل میں رحم پیدا نہ ہوا۔ آخر مرنے کے بعد وہ غریب لعزر تو جنت میں داخل کیا گیا۔ مگر وہ دولتمند دوزخ میں گیا۔ اس وقت جب اس دولتمند نے لعزر کو جنت میں دیکھا تو انجیل میں لکھا ہے۔ "اس نے پکار کر کہا کہ اے باپ ابراہیم مجھ پر رحم کر کے لعزر کو بھیج۔ کہ اپنی انگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں" (لوقا ۱۶/۲۴)

ان حوالجات میں دوزخ کو سانپوں کا مقام قرار دیتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ وہاں ایک ایسی آگ ہوگی۔ جو کبھی نہیں بجھے گی۔ دوزخی اس میں دن رات تڑپیں گے۔ اور وہاں ان کے لئے رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ اس سزا کے پس پردہ اللہ تعالیٰ کی کیا حکمتیں کام کر رہی ہونگی۔ اور کس لئے انہیں اس آگ میں جھونکا جائے گا۔ حتٰے کہ یہ بھی نہیں بتایا۔ کہ ان کو یہ سزا انتقامی طور پر دی جائے گی۔ یا اصلاح کے لئے دی جائے گی۔ مگر قرآن کریم نے ان تمام امور کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اور کسی بات کو بھی تشنۂ تحقیق نہیں رہنے دیا۔

قرآن کریم بتاتا ہے کہ دوزخ کی سزا کی ایک غرض یہ ہوگی۔ کہ ان پر خدا اور اس کے رسولوں کا سچا ہونا ثابت ہو جائے۔ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے مامورین کی زبان سے ان باتوں کا ذکر سنتے۔ مگر ٹال دیتے تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ یہ تخویف و انذار محض اپنا جتھہ بڑھانے کے لئے ہے۔ حقیقت میں نہ کوئی دوزخ ہے۔ نہ کوئی جنت۔ اور اگر ہے بھی تو کم از کم اس مدعی کے نہ ماننے سے دوزخ میں انسان نہیں جا سکتا۔ اور نہ اس کے ماننے سے جنت مل سکتی ہے۔ اس قسم کے خیال کا ابطال کرنے اور خدا اور اس کے رسول کی باتوں کو سچا ثابت کرنے کے لئے انہیں سزا دی جائیگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہ مقصد اس آیت کریمہ میں بیان فرماتا ہے۔ ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الیٰ ربھم ینسلون قالوا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون جب صور پھونکا جائے گا۔ اور وہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اور سزا کا نقشہ ان کے سامنے آجائیگا تو وہ حیرت سے ایک دوسرے سے سوال کرینگے ہمیں اپنی قبروں سے کس نے اٹھایا۔ پھر وہ خود ہی کہیں گے۔ یہ تو وہی بات ہوگئی۔ جو خدا نے کہی تھی۔ اور اس کے رسولوں نے واقعہ میں سچ کہا تھا۔

قیامت میں سزا دینے کی دوسری غرض گنہگاروں کے دلوں میں ندامت اور پشیمانی کا پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ جب تک مجرم کو اس کا جرم بتا کر سزا نہ دی جائے۔ اس کے دل میں پشیمانی پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ جرم کی شناعت اس پر ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یوم یعضّ الظالم علیٰ یدیه یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یاویلتیٰ لم اتخذ فلانا خلیلا۔ لقد اضلّنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطان للانسان خذولا۔ اس دن ظالم حسرت و افسوس کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ ملے گا۔ اور کہے گا کاش میں بھی رسول کے ہمراہ سیدھا راستہ اختیار کرتا۔ کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا کہ اسی کی وجہ سے میں گمراہ ہو گیا۔

دوزخ کی سزا کا تیسرا مقصد اللہ تعالیٰ نے مظلوموں اور مومنوں کے دلوں کو تسکین دینی بتایا ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ جب تک ظالم کو کیفر کردار تک نہ پہونچایا جائے۔ مظلوم کے دل کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اسی غرض کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ دوزخی چلا کر کہیں گے۔ ربنا اخرجنا منھا فانا ظالمون اے ہمارے رب ہمیں اس مقام سے نکال ہمیں اپنے ظلموں کا اقرار ہے۔ اس پر انہیں کہا جائے گا۔ اخسئوا فیھا ولا تکلمون انه کان فریقٌ من عبادی یقولون ربنا اٰمنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الراحمین فاتخذتموھم سخریا حتیٰ انسوکم ذکری وکنتم منھم تضحکون۔ انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون۔ دور ہو جاؤ۔ اور مجھ سے مت بولو۔ کہ دنیا میں میرے بندوں میں سے کچھ لوگ تھے جو کہا کرتے تھے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ ہماری کمزوریوں پر پردہ ڈال اور ہم پر رحم فرما۔ کہ تو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔ تم نے ان کی باتوں کو ہنسی میں اڑا دیا۔ اور ان پر لعن طعن کی۔ آج میں نے ان کو ان کے صبر کی جزا دی ہے۔ اور وہ کامیاب و بامراد ہو گئے ہیں۔ مگر تم اسی سزا کے مستحق ہو جو تم کو مل رہی ہے۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ فالیوم الذین اٰمنوا من الکفار یضحکون علی الارائک ینظرون ھل ثوّب الکفار ما کانوا یفعلون۔ اس دن مومن کفار پر ہنسیں گے اور عزت و رفعت کے مقام پر بیٹھے ہوئے ان کی ذلت کا مشاہدہ کریں گے۔ یہ بدلہ ہے ان برے افعال کا جو کفار نے دنیا کی زندگی میں کئے۔

سزا کی ایک اور غرض مشرکوں پر یہ امر ظاہر کرنا ہے۔ کہ جن دیوی دیوتاؤں کو وہ اپنا شفیع سمجھتے تھے۔ وہ ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ مشرکین کا خیال ہے۔ کہ ہمارے معبود قیامت کے دن ہماری شفاعت کریں گے۔ اور ہمیں خدا کا مقرب بنا دیں گے۔ قرآن کریم میں آتا ہے ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ اسی طرح وہ کہا کرتے ہیں۔ ھٰؤلاء شفعاؤنا عند اللہ لیکن جب حشر و نشر کے میدان میں ان کے جھوٹے معبود ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہونچا سکیں گے تو ان پر اپنے عقائد کی غلطی روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس غرض کو اس آیت کریمہ میں بیان فرماتا ہے یوم نحشرھم جمیعاً ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم انتم وشرکاؤکم فزیّلنا بینھم وقال شرکاؤھم ما کنتم ایانا تعبدون۔ فکفیٰ باللہ شھیداً بیننا وبینکم ان کنّا عن عبادتکم لغافلین۔ قیامت کے دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے۔ پھر مشرکوں کو حکم دیا جائے گا۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ تم بھی اور تمہارے شرکاء بھی۔ پھر ہم ان کے اور ان کے معبودوں کے درمیان جدائی ڈال دیں گے۔ اور وہ ان سے کہیں گے۔ تم ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ اللہ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ ہم تمہاری عبادت سے محض بے خبر ہیں۔ پھر قیامت میں سزا کی سب سے بڑی غرض یہ ہے۔ کہ گنہگار بھی جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں۔ کیونکہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور عبد کا مقام قرآن کریم نے جنت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ پس عبودیت کا لازمی نتیجہ جنت ہے۔ اور چونکہ ہر انسان عبودیت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ دوزخی بھی ایک دن خدا تعالیٰ کے عبد بن جائیں۔ اور جنت کے مستحق ہو جائیں۔ اور درحقیقت دوزخ کا مقام اسی لئے رکھا گیا ہے۔ کہ جو آلائشیں اور گند وہ دنیا میں دور نہیں کر سکے تھے۔ انہیں خدا کا ہاتھ دوزخ کے ہسپتال میں دور کر دے۔ اور ان کے ...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پر غلو کا سراسر غلط الزام

(۲)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جماعت احمدیہ کو غالی قرار دینے کے لئے ہمارے خیالات کو نہایت غلط اور بھونڈے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں "قادیان کا جلسہ سالانہ ظلی حج بن کر مسلمانوں کے حج کے قائم مقام ہو گیا" حالانکہ یہ سراسر افترار ہے۔ کہ جماعت احمدیہ یا اس کے موجودہ امام قادیان کے سالانہ جلسہ کو فریضہ حج کا قائم مقام سمجھتے ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب جماعت احمدیہ کے کسی فرد کی کوئی ایسی تحریر پیش کر سکتے ہیں۔ جس میں جلسہ سالانہ قادیان کو فریضہ حج بیت اللہ کا بدل قرار دیا گیا ہو۔ ہرگز نہیں۔

ڈاکٹر صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔ اعلان کر دیا گیا۔ کہ "مکہ مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ سوکھ گیا۔ اب قادیان میں میاں محمود احمد صاحب یہ دودھ پلایا کریں گے۔ دوسرے لفظوں میں مکہ مدینہ کا قائم مقام قرار دیا گیا"۔

یہ بھی ایک صریح افترار ہے۔ جماعت احمدیہ ہرگز ہرگز قادیان کو مکہ مدینہ کا بدل قرار نہیں دیتی۔ رہا مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ سوکھ جانے کا ذکر۔ سو اس کی تشریح بارہا پیش کی جا چکی ہے۔ اور خود اس لیکچر میں بھی اس کی تشریح موجود ہے۔ جس سے ڈاکٹر صاحب نے یہ ادھورا فقرہ لیا ہے محقق انسان خلاف منشائے متکلم معنے لیکر اس پر اعتراض کی عمارت کھڑی نہیں کیا کرتے مگر ڈاکٹر صاحب جو اناپ شناپ ان کے دل میں آتا ہے لکھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ بتائیں کیا اس لیکچر میں دودھ سے مراد علم نہیں لیا گیا۔ اور علم کے حامل علمار نہیں ہوتے۔ پس جب دودھ سے مراد اس لیکچر میں علم ہے اور صحیح علم کے دودھ سے پلانے والے علمائے ربانی ہی ہوتے ہیں۔ تو مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو جانے کا مفہوم یہ ہوا کہ مکہ مدینہ میں اب ایسے علمائے ربانی نہیں ملتے۔ جو اسلام کی صحیح اور اصل تعلیم دینے والے ہوں۔ اور قرآن کریم کے رموز و غوامض سے واقف ہوں۔

کیا ڈاکٹر صاحب کو حدیث یرفع العلم ویقبض العلم یاد نہیں۔ پس اس حدیث کے مطابق علم کے اٹھائے جانے یا علم کے قبض کئے جانے کے مضمون کو ہی دوسرے لفظوں میں مکہ و مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو جانے کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور یہ ڈاکٹر صاحب کو بھی مسلم ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام کی صحیح تعلیم کو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی پیش کیا ہے۔ ورنہ مکہ و مدینہ سے بھی ایسے علماء ربانی اٹھ چکے تھے جو اسلام کی صحیح تعلیم کے معلم ہؤا کرتے تھے۔ غیر مبایعین کے لیکچرار یہ حدیث لوگوں کو سناتے رہتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا اور قرآن بطور رسم کے رہ جائے گا۔ یعنے قرآن مجید کا صحیح علم اٹھ جائے گا۔ مساجد تو آباد ہوں گی مگر ہدایت کے لحاظ سے ویران ہوں گی کیونکہ ان لوگوں کے علمار مخلوق میں سے بدترین وجود ہوں گے۔

پھر غیر مبایعین اس حدیث کا مصداق اس زمانہ کے لوگوں اور علمار کو قرار دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ضرورت ثابت کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اسی حدیث کے مضمون کو دوسرے الفاظ میں بیان فرمائیں۔ تو اس سے جناب ڈاکٹر صاحب عجیب و غریب مفتریانہ عقائد تراش کر جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر کے اسے غالی قرار دینے لگ جاتے ہیں

پھر ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے "ظلی نبوت کے معنے جو حضرت مسیح موعود نے یہ کئے تھے۔ کہ فیض محمدی سے وحی پانا۔ اس کو رد کر کے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ ظلی نبی بھی اصلی نبی ہوتا ہے۔ ظلی کا لفظ فقط طریق حصول نبوت کو ظاہر کرتا ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود کی نبوت اور تمام انبیا کے سابقین کی نبوت میں کوئی فرق نہیں"۔

ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ پر یہ سراسر بے بنیاد الزام لگایا ہے۔ کہ وہ ظلی نبوت کے معنے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فیض محمدی سے وحی پانا کئے ہیں۔ انہیں رد کرتی ہے۔ رہا یہ امر کہ جماعت احمدیہ ظلی نبی کو بھی نبی سمجھتی ہے۔ اور انبیائے سابقین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت میں صرف ذریعہ حصول نبوت کا فرق خیال کرتی ہے۔ اور ہمارے اس عقیدہ کی بنار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پر ہے۔ چنانچہ ظلی نبوت کے معنے فیض محمدی سے وحی پانا بھی تو اسی امر پر دال ہے۔ کہ یہ وحی جو فیض محمدی سے مل کر ظلی نبوت قرار پائی ہے۔ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس واسطہ کو ظاہر کرنے کے لئے ہی ظلی نبوت قرار دیا جاتا ہے ورنہ وہ وحی بھی چونکہ دراصل وحی ہی ہے۔ اس لئے ظلی نبوت دراصل واقعی نبوت ہے۔ یہ صرف ایک اصطلاحی فرق ہے۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت اور حضور کے فیضان کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کے حاشیہ اول میں فرماتے ہیں:۔

"یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ خداتعالےٰ کا اس امت سے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیار علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول سے ظاہر ہے پس غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہؤا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفے غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفےٰ غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے"۔

یہ حوالہ اس امر پر نص صریح ہے۔ کہ امت محمدیہ میں جس نبوت کی نعمت مل سکتی ہے اس میں اور انبیائے سابقین کی نبوت میں صرف طریق حصول یا ذریعہ حصول کا فرق ہے۔ پہلے انبیار کو نبوت براہ راست ملتی تھی۔ یہ طریق بند ہو گیا۔ اب اس نبوت اور رسالت کو پانے کے لئے ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھولا گیا۔ گویا ظلیت اور فنافی الرسول کا مقام اس مقام نبوت کے حصول کے لئے جو پہلے انبیار کو براہ راست ملتی تھی بمنزلہ دروازہ ہے۔ یعنی یہ مقام طریق حصول کا حکم رکھتا ہے۔ ورنہ نفس نبوت اس سے الگ مقام ہے۔ جو اس مقام کے حصول کے بعد عطا کیا جاتا ہے۔

یہ تو ڈاکٹر صاحب کو بھی مسلم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ظلی نبوت کا ہی دعویٰ تھا۔ اور آپ نے اپنے اس مقام کو ظاہر کرنے کے لئے ہی یہ حاشیہ بطور تشریح تحریر فرمایا

میر احمد صاحب قریشی (والد ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قریشی آف ویدک یونانی دواخانہ قادیان) تحریر فرماتے ہیں:

"خاکسار نے کئی مشہور دواخانے دیکھے۔ مگر جسقدر صفائی۔ احتیاط۔ اور دیانتداری طبیہ عجائب گھر میں دیکھی وہ کسی اور جگہ دیکھنے میں نہیں آئی۔ طبیہ عجائب گھر کا انتظام قابل تعریف ہے۔ ہر قسم کی مفرد اور مرکب ادویات طبیہ عجائب گھر سے بہترین مل سکتی ہیں"

ہر قسم کی مفرد اور مرکب ادویہ ملنے کا

پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا "حبوب جوانی" استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پس جب اس جگہ انبیائے سابقین کی نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام والی نبوت کی قسم میں ذریعہ حصول نبوت کے سوا اور کوئی فرق تسلیم نہیں کیا گیا۔ تو اس عقیدہ پر ڈاکٹر صاحب کا غلو کا الزام لگانا دراصل معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غالی قرار دینا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب ایسے حوالہ کی موجودگی میں بھی میرے پیش کردہ نتیجہ پر شک کریں تو پھر وہ میرے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱۔ کیا اس جگہ انبیاء سابقین کو محض نبوتوں اور پیشگوئیوں کی بنا پر نبی نہیں کہا گیا؟

۲۔ کیا ان نبوتوں اور پیشگوئیوں کے امت محمدیہ میں ملنے کا وعدہ نہیں دیا گیا؟

۳۔ کیا مصفّٰے غیب حسب منطوق آیت لا یظہر علی غیبہ احدًا کو نبوت و رسالت قرار نہیں دیا گیا۔

۴۔ وہ طریق براہ راست بند ہے کے الفاظ میں نبیوں کی نبوت کو بند ماناہے یا محدثین کی نبوت جزدیہ کو (۵) اگر نبیوں والی نبوت کو بند مانا ہے تو "اس موہبت کے لئے محض بروز، ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔" میں اس موہبت کا مشارٌ الیہ کونسی نبوت ہے نبیوں والی نبوت یا کچھ اور۔

قاضی محمد نذیر لائل پوری
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

سیرالیون (افریقہ) میں تبلیغ اسلام

کئی ایک ریاستوں میں تبلیغی دورہ

میں ۲۷ر ہجرت کو ہانگا۔ پوٹے ھوں۔ مانوکو ٹوھوں۔ اور کینیما سے ہوتا ہوا سرآبو میں پہنچا۔ سرآبو میں ۱۵ کس کی جماعت ہے میں نے تین دن یہاں قیام کر کے جماعت کی تربیت کی۔ اور ایک لیکچر دیا۔ جس میں اہل قریہ کو احمدیت کی دعوت دی۔ ایک عیسائی تعلیمیافتہ نوجوان مسٹر جونز کو خصوصیت سے تبلیغ کی۔ اس نے قبول احمدیت کا وعدہ کیا۔ الفا ابراہیم زکی جو دورہ میں میرے ہمراہ ہیں۔ ایک ضروری کام کیلئے باڈ ماہوں گئے۔ ان کی عدم موجودگی میں ترجمانی کے لئے بہت دقت پیش آئی۔ لیکن مسٹر جونز نے عموماً ترجمانی کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء وھداہ الی الاسلام۔ میں نے جماعت کی توجہ خصوصیت سے چندہ عام اور اصلاح نفس کی طرف مبذول کرائی۔

۳۰ر ہجرت کو خاکسار ۳ شاگردوں کے ہمراہ جنہوں نے میرا سامان اٹھایا سرآبو سے باڈو پہنچا۔ جو ۱۲ میل کا فاصلہ ہے۔ راستہ میں ایک قصبہ کومینٹوں نامی میں وعظ کا موقعہ ملا۔ یہ ایک ریاست کا صدر مقام ہے اور یہاں کا پیرامونٹ چیف باوجود غیر مسلم ہونے کے ہماری طرف بہت مائل ہے۔ یہاں کی جماعت بھی کافی مخلص اور مضبوط ہے۔ میں نے یہاں ۴ روز قیام کیا۔ اور صبح و شام نمازوں کے بعد مسجد میں تربیتی وعظ کرتا رہا۔ ایک پبلک لیکچر بھی دیا۔ جس میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور بعض لوگوں کے گھروں پر جا کر بھی نصیحت اور تبلیغ کرتا رہا۔ جماعت اور چیف کی خواہش ہے۔ کہ باڈو میں دارالتبلیغ قائم کیا جائے اور اس کے لئے چیف نے ایک رقبہ بھی دکھلایا۔ اکثر ریاستوں میں عیسائی مشنریوں نے پاؤں پھیلا رکھے ہیں۔ اور جس پیرامونٹ چیف کے ماتحت باڈ ماہوں ہے وہ ہماری بہت مخالفت کر رہا ہے۔ اور جنگ کے ایام میں ہم غیر افریقیوں کا وہاں رہنا کئی لحاظ سے مضر ہو سکتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ باڈ ماہوں میں صرف ایک افریقی مبلغ رہے۔ جو سکول کا کام بھی کرتا رہے لیکن مولوی محمد صدیق صاحب اور میں وہاں مستقل طور پر نہ ٹھہریں۔ ڈسٹرکٹ کمشنر نے بھی کہا تھا۔ کہ اگر چیف ہماری مخالفت کرے۔ تو ہمیں اس کی ریاست سے نکلنا پڑے گا۔ اس لئے میں نے جماعت کو اجازت دے دی ہے۔ کہ ہمارے لئے باڈو میں مکان بنائیں۔ چنانچہ مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ مکان بنانا شروع کر دیا گیا ہے میں نے ڈسٹرکٹ کمشنر سے بھی اجازت لے لی ہے۔ اسی ریاست کے ایک اور گاؤں میں بھی جس کا نام جیلنے ہے خاکسار ایک روز گیا۔ اور ایک لیکچر دیا۔ اس گاؤں میں ایک عیسائی تعلیم یافتہ نوجوان لوگوں کو عیسائی بنا رہا ہے۔ اور موجودہ چیف کے بعد یہ شخص چیف بننے کا دعویدار ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے ناکام کرے۔

باڈو سے قریب ایک اور ریاست کورانکو نامی بھی ہے۔ وہاں بھی خاکسار ایک دن کے لئے گیا۔ اور لیکچر کے ذریعہ جملہ باشندگان کو اسلام اور احمدیت کی طرف بلایا۔ پیرامونٹ چیف نے ایک پونڈ چندہ دیا۔ جس میں سے ۵ شلنگ میں نے بعض علماء کو بطور تالیف قلب دے دئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

۳ر ماہ حال کو خاکسار الفا ابراہیم زکی افریقی مبلغ اور ۳ شاگردوں کے ساتھ باڈو سے بوجے بو پہنچا۔ جو پندرہ میل کا فاصلہ ہے راستہ میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں وعظ کیا۔ بوجے بو بھی ایک ریاست کا صدر مقام ہے۔ نیا پیرامونٹ چیف جسے منتخب ہوئے ابھی چند روز گذرے ہیں۔ احمدیت کے بہت قریب ہے۔ اس نے کہا۔ کہ چار عورتوں سے زیادہ شادی نہ کرے گا اور شراب سے بھی مجتنب رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس وعدہ پر قائم رہنے کی توفیق دے یہاں عام رواج ہے کہ مسلم اور غیر مسلم چیف اور امراء سو سو عورتوں کے ساتھ بیک وقت شادی کرتے ہیں۔ ایک غیر احمدی مُلّا نے احمدیوں کی کمزوری کی وجہ سے زبردستی امامت سنبھال لی ہوئی تھی۔ اسے علیحدہ کر کے احمدی امام مقرر کیا گیا۔ پیرامونٹ چیف کی خواہش ہے۔ کہ ساری ریاست کو احمدی بنایا جائے اور ہم بوجے بو میں مستقل مرکز قائم کریں۔ چیف اور اسکے بھائی نے جو ریاست کا کلرک ہے اسلام اور احمدیت کے متعلق بہت سے سوالات کئے۔ جن کا جواب انہیں دیا گیا۔ میں نے دو لیکچر بھی دئے اور صبح و شام عارضی طور پر مسجد میں وعظ کرتا رہا۔ بعض لوگوں کے گھروں پر جا کر بھی تبلیغ کی۔ چیف نے دس شلنگ چندہ دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میرا ارادہ ہے کہ ایک ماہ کے بعد پھر بوجے بو اور باڈو اور بلاما جاؤں۔ جیسا کہ تینوں چیفوں نے مطالبہ کیا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مولوی محمد صدیق صاحب اس علاقہ میں تشریف لے جائیں گے۔

۸ر تاریخ کو ہم لوگ بوجے بو سے باڈما کی طرف روانہ ہوئے اور باڈما میں جو ریاست باڈو کے ماتحت ہے ایکدن قیام کر کے دو پبلک لیکچر دئے۔ اور اسلام کی طرف لوگوں کو بلایا۔ یہاں مسجد تو موجود ہے۔ مگر افسوس اس میں نمازی نہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے لوگوں کو ہدایت دے۔

۹ر کو ہم لوگ باڈما سے بلاما روانہ ہوئے۔ لیکن ابھی ایک میل ہی طے کیا تھا۔ کہ ایک لاری مل گئی۔ اور ۴ شلنگ یعنی سوا دو روپے ادا کر کے میں اور الفا ابراہیم زکی بلاما پہنچ گئے۔ جو ۱۳ میل کا فاصلہ تھا۔ بلاما کے ایک حصہ میں جس کا نام جمن ہے خاکسار نے ۳ روز قیام کیا یہاں ہماری اپنی مسجد ہے۔ جس میں ایک احمدی امام کے ساتھ احباب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ صبح و شام مسجد میں وعظ کے علاوہ ایک لیکچر بھی دیا۔ اور لوگوں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی۔ اور احمدیہ لٹریچر مفت تقسیم یا فروخت کیا۔ ایک غیر احمدی عالم کو روزانہ تفصیل سے تبلیغ کرتا رہا جسکے نتیجہ میں اس نے بفضلہ تعالےٰ احمدیت قبول کی۔ اُسے ایک رؤیا میں بتلایا گیا۔ کہ "من انکرہ فقد کذبہ" یعنی جس نے حضرت

شباکن
دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے
شباکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے۔ شباکن پنجاب کے علاوہ سندھ۔ بنگال بہار۔ یو۔ پی اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے۔ ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہے۔ ملیریا آ رہا ہے۔ آج ہی ایک شیشی خرید لیں۔
قیمت یکصد قرص ایک روپیہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا - اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی - یہ شخص اس ملک کے چوٹی کے علماء میں سے اور بہت ذی اثر ہے - مولوی محمد صدیق صاحب بھی ایک لمبا عرصہ اسے تبلیغ کرتے رہے - میں نے اُسے آمادہ کیا ہے - کہ الفا ابراہیم زکی کی طرح باقاعدہ مبلغ بن جائے - انشاء اللہ العزیز اس شخص کے ذریعہ اس ملک میں احمدیت کو بہت تقویت ملے گی - اس کا نام فوڈے محمد کینیے ہے - آپ نے تبلیغ بھی شروع کر دی ہے - اللہ تعالےٰ استقامت اور ترقی ایمان عطا فرمائے - آپ میرے ہمراہ لوگوں کے گھروں پر جا کر وعظ کرتے رہے -

۱۱ر تاریخ کو خاکسار ایک گاؤں میں جس کا نام پینٹوما ہے اور جو بلاما سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہے - گیا - اور لیکچر دیا - یہاں چار احمدی رہتے ہیں - جن میں امام مسجد بھی شامل ہے - ۱۲ کو ہم لوگ ایک اور گاؤں میں جس کا نام ڈانڈابو ہے - اور جو بلاما سے دو میل کے فاصلہ پر ہے گئے - اور وہاں دو روز قیام کیا - یہاں بھی ۱۲ کس احمدی ہوئے - جن میں امام مسجد بھی شامل ہے صبح و شام مسجد میں تربیتی وعظ کرتا رہا - اور ۲ لیکچر بھی دیئے - فوڈے محمد کینیے نے بھی تبلیغ کی - یہ جماعت الفا ابراہیم افریقی مبلغ کی کوششوں کا نتیجہ ہے - ۱۴ر کو خاکسار بلاما واپس پہنچا - اور بلاما نے ایک دوسرے محلہ میں جس کا نام لنڈن ہے ٹھیرا - یہاں جو مسجد ہے اس میں فوڈے محمد کینیے امامت کراتے ہیں - خاکسار نے اس محلہ میں تین دن گذارے - اور مسجد میں تربیتی وعظ کرتا رہا - نومبائع امام نے احمدیوں سے سوا پانچ شلنگ چندہ جمع کر کے مجھے دیا - جزاہ اللہ احسن الجزاء - میں نے اپنا وقت زیادہ تر اس شخص کی تربیت پر صرف کیا - اور بتدریج بہت سے مسائل سمجھائے - اور بعض امور میں ذاتی اصلاح کی طرف بھی متوجہ کیا - بعض غیر احمدی احباب ملنے کے لئے آئے - جنہیں مؤثر طور پر تبلیغ کی گئی -

الفا ابراہیم زکی افریقی مبلغ کے حسابات چیک کئے اور آپ نے جو چندہ جمع کیا ہے - اس میں سے دو ماہ کی تنخواہ ادا کر کے بقیہ چھ شلنگ آپ سے وصول کئے - جزاہ اللہ احسن الجزاء

۱۶ر کو ہم لوگ دوبارہ پینٹوما گئے - اور ایک دن اور وہاں قیام کر کے دو لیکچروں کے علاوہ مسجد میں احباب جماعت کی تربیت کی -

ضلع کے ڈسٹرکٹ کمشنر کا خط بلاما میں ملا - کہ آپ کو باؤ میں احمدیہ مرکز کے قیام پر کوئی اعتراض نہیں - اور کہ پیراماؤنٹ چیف نے بھی میرے خط کے علاوہ آپ کو باؤ میں احمدیہ دارالتبلیغ کے متعلق لکھا تھا - ڈی سی صاحب نے یہ بھی لکھا کہ آپ عنقریب باؤ تشریف لے جائیں گے - اور جس زمین پر ہم مکان بنانا چاہتے ہیں - اس کے کرایہ وغیرہ کے متعلق بات چیت کریں گے - چونکہ میرا وہاں جانا اب ممکن نہ تھا - اس لئے میں نے مفصل خطوط ڈی سی اور چیف کے نام لکھ کر الفا ابراہیم زکی کو باؤ بھیج دیا - میں نے یہ شرط پیش کی ہے - کہ ہمیں ۵۰ سال کیلئے زمین ایک شلنگ سالانہ کے حساب سے کرایہ پر دی جائے - اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامیابی عطا فرمائے -

۱۹ر کو خاکسار نے بو ڈویژن کے کمشنر سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ ہم نے ۱½ ماہ سے بو میں احمدیہ دارالتبلیغ قائم کرنے کی اجازت کیلئے درخواست دی ہوئی ہے - اور ڈسٹرکٹ کمشنر نے ۷ر مئی کو مجھے کہا تھا - کہ ایک ماہ تک آپ اس درخواست پر غور کر سکیں گے - اس کیلئے حاضر ہوا ہوں - آپ نے کہا - کہ گورنمنٹ کو ہماری درخواست پر کوئی اعتراض نہیں - لیکن نیا کمشنر ایک ماہ تک ڈویژن کا چارج لیگا - اس کے آنے تک یہ معاملہ طے نہیں ہو سکتا - کیونکہ گورنر نے ایک کمیٹی اس شہر کا نیا خاکہ بنانے کے لئے مقرر کی ہوئی ہے - اور نیا کمشنر اس کمیٹی کا ممبر ہے - وجہ یہ کہ شہر کے بعض حصے یوروپین لوگوں کیلئے مخصوص ہونے والے ہیں - آپ نے فرمایا کہ ایک ماہ مزید انتظار کیا جائے -

ایک غیر مبائع احمدی کو جو بو میں کاروبار کرتا ہے - اور سارے Protectorate میں مشہور ہے - نہایت باقاعدگی سے تبلیغ کی - اور Truth about split پڑھوائی - مولوی محمد علی صاحب کی حقیقت جب آپ پر واضح ہوئی - تو آپ حیران رہ گئے کیونکہ مولوی صاحب کی کتاب Split بھی اور انگریزی ریویو کے پُرانے پرچے بھی ہمارے پاس موجود ہیں - اللہ تعالےٰ آپ کو ہدایت دے - آپ اسوقت تک ۹ شلنگ چندہ مجھے دے چکے ہیں - جزاہ اللہ احسن الجزاء

کل خاکسار ایک گاؤں میں جو یہاں سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے گیا - اور جملہ باشندگان کو ایک ہال میں جمع کر کے دعوت اسلام دی اور بعض غیر احمدیوں کو بھی تبلیغ کی - اور رات کے گیارہ بجے وہاں سے واپس آگیا حاضرین کی تعداد ۱½ سو کے قریب ہوگی - وہاں عیسائیت بہت مضبوط ہے - دعاؤں کا محتاج ہوں -

مولوی محمد صدیق صاحب باڈماہوں میں تبلیغ اور سکول کا کام کر رہے ہیں - چیف بدستور مخالف ہے - دعاؤں کی درخواست ہے -

نذیر احمد عفی عنہ مبلغ انچارج سیرالیون

تبلیغ کو کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں

"دوسرا حصہ تحریک جدید کے چندوں کا جیسا کہ میں کئی بار بیان کر چکا ہوں "مستقل جائیداد" پیدا کرنے پر خرچ کیا گیا ہے - ایسی زمینیں خریدی گئی ہیں - جن کی قیمت قسط وار ادا کی جا رہی ہے ان جائیدادوں کے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ تحریک جدید کے عارضی چندہ کو مستقل نہیں کر سکتے - اور نہ یہ مستقل طور پر ادا کیا جا سکتا ہے بے شک مستقل کر دینے کی صورت میں بھی بعض مخلصین اسے ادا کرتے رہیں گے - لیکن ساری جماعت نہیں کر سکتی - اگر ساری جماعت اسے ادا کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر بُرا اثر پڑیگا - گو میں سب صاحب اور ناظر بیت المال تو اب بھی کہہ رہے ہیں - کہ انجمن کے چندوں پر بُرا اثر پڑ رہا ہے - مگر میں اُن کی اس رائے سے متفق نہیں ہوں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ انجمن کا چندہ اسی طرح بڑھ رہا ہے - جس طرح کہ پہلے بڑھتا تھا - لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر ان عارضی چندوں کو مستقل کر دیا گیا - تو اس کے نتیجہ میں ایک لمبے عرصہ کے بعد انجمن کے چندوں میں ترقی رک جائیگی اور ادھر یہ کام ایسا ہے کہ اسے ہم چھوڑ بھی نہیں سکتے - تبلیغ کو کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا -"

"ہر سال کچھ نہ کچھ وعدے ادا ہونے سے رہ جاتے ہیں - حالانکہ یہ چندہ طوعی ہے - وعدہ کے بعد اس کے ادا نہ ہونے کے کوئی معنی ہی نہیں - سوائے اس کے کہ کسی شخص کے حالات ایسے بدل جائیں کہ

سرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں - اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو یا نظر کمزور ہو - سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں - قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہو چکا ہے - قیمت فی تولہ عـہ چھ ماشہ عـہ تین ماشہ ۱۲ر

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونے والا نزلہ بیماریوں کی جڑھ ہے - اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے - قیمت یکصد قرص عـہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

میک لائٹ

تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے

میک ورکس قادیان

B. 28

قرص خاص :- امراض مخصوصہ مردانہ کے لئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے - قیمت پچاس قرص دو روپے عـہ

صندلین :- کمئی خون خواہ کسی وجہ سے ہو - نیز جلدی امراض میں خون کے تصفیہ کیلئے ازحد مفید ہے قیمت یکصد قرص عـہ پچاس قرص ایک روپیہ (عـہ)

منگوانے کا پتہ :- دواخانہ نورالدینؓ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۵ اگست۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمنوں نے سٹالن گراڈ پر دو طرفہ حملہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ اب نازک مرحلہ پر پہنچ گیا ہے۔ ڈان کے موڑ اور کوٹل نیکوو کی لڑائیاں جو ایک ماہ سے شروع تھیں۔ اب بہت زور پکڑ گئی ہیں۔ دشمن کو ڈان کے موڑ کے علاقے میں سخت مشکلات پیش آئیں مگر وہ نقصان کی پروا کئے بغیر بہت سے ٹینک مشرقی کنارے پر لے آیا ہے۔ کوٹل نیکوو کے محاذ پر بھی دشمن کچھ اور بڑھ آیا ہے۔ کاکیشیا میں موزدوک کے مشرق پر روسی کچھ اور پیچھے ہٹے ہیں۔ مغربی کاکیشیا میں کراسنوڈر کے جنوب میں روسی اپنے مورچوں پر مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فن لینڈ کی کھاڑی میں دشمن کا ایک ساٹھ ہزار ٹن کا جہاز ڈبو دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست۔ پیرو گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ برازیل کے جہازوں پر محوری آبدوزوں نے جو حملے کئے۔ وہ انٹر امریکن کانفرنس کی قرارداد کے ماتحت آتے ہیں۔ اس لئے پیرو گورنمنٹ برازیل کو متحارب ملکوں کی صف میں شمار کرے گی گویا برازیل کے جہاز پیرو کے تجارتی رستوں اور بندرگاہوں کو استعمال کر سکیں گے۔ ارجنٹائن اور یوروگوئے کی حکومتوں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ وہ برازیل کو جنگ میں شامل قرار دیں گی اب برازیل کے ساحلی علاقہ میں دشمن کی آبدوزوں کا کھوج لگانے کا کام سرگرمی سے شروع ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست۔ لارڈ ہیلی فیکس جو کچھ عرصہ سے یہاں آئے ہوئے تھے واپس واشنگٹن پہنچ گئے۔ جہاں آپ نے امریکن وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور اس کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ ملاقات میں ہندوستان۔ مڈل ایسٹ اور بحر الکاہل کے معاملات پر گفتگو ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست۔ مسٹر چرچل آج ایک طیارہ میں ایک برطانوی بندرگاہ پر اترے۔ آپ پندرہ ہزار میل کا سفر کر کے واپس آئے ہیں۔ آپ نے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ فرسٹ لارڈ آف ایڈمیرلٹی امریکن سفیر اور بعض اور بڑے بڑے لوگوں سے ملاقات کی۔ سر ایلن بروک۔ سر چارلس ولسن وغیرہ بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

قاہرہ ۲۵ اگست۔ مصر کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مشرق وسطی میں اتحادی طیاروں نے دشمن کے بہت سے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ طبرق میں بھاری بم گرائے گئے۔ ایک جہاز پر بھی بم گرے۔ مرسا مطروح اور الدابہ میں گاڑیوں پر بم گرائے گئے۔ العالمین کے محاذ پر بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔

لکھنؤ ۲۵ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل پولیس کو کانپور میں گولی چلانی پڑی۔ صوبہ میں کسی اور جگہ کسی جھگڑے کی خبر نہیں آئی۔ دیہات میں جھگڑے یا تو ختم ہو چکے ہیں۔ یا ختم ہو رہے ہیں۔ اعظم گڑھ کی حالت اب سدھر رہی ہے۔ صوبہ بمبئی میں بھی حالات درست ہو رہے ہیں۔ احمد آباد میں بہت اصلاح ہو چکی ہے پونا میں کرفیو آرڈر واپس لیا جا چکا ہے۔ سی۔ پی گورنمنٹ نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ صوبے میں گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں صرف تین اکا دکا واقعات ہوئے۔

دہلی ۲۵ اگست۔ گورنر آسام نے ایک اعلان میں کہا ہے۔ کہ سر محمد سعد اللہ خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایسی وزارت قائم کر سکتے ہیں جس پر اسمبلی کو اعتماد ہو۔ امید ہے کہ یہ وزارت آج چارج سنبھال لے گی۔

دہلی ۲۵ اگست۔ کانپور میں گولی چلنے کی خبر پہلے دی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ گورکھپور المورہ اور مظفرپور میں بھی گولی چلی۔ ضلع مظفرپور میں ایک ہجوم نے پوسٹ آفس پر حملہ کیا۔ اور کئی سرکاری دفاتر کو نقصان پہنچایا۔ سیتا مڑھی کو جانے والی سڑک توڑ دی۔ جہریا میں بھی کچھ گڑبڑ ہوئی۔ بہوڑہ میں فوج کا پہرہ لگا دیا گیا۔ پٹنہ اور حاجی پور میں ٹریفک پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ ناگپور سے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ موضع ٹیل میں کلہاڑیوں اور بھالوں سے مسلح ایک ہجوم نے ایک فارسٹ ڈپو میں آگ لگا دی۔ پولیس نے گولی چلائی۔ ضلع ساگرا میں ایک پولیس سٹیشن پر ہجوم نے حملہ کر دیا۔ وہاں بھی گولی چلانی پڑی۔ تحصیل نرسنگھ پور میں بھی گولی چلائی گئی۔ پنجاب میں لدھیانہ اور سیالکوٹ میں بعض گرفتاریاں ہوئیں۔ ملتان میں ایک کانگرسی کی گرفتاری پر ہجوم ہو گیا جس نے پولیس پر پتھر پھینکے اس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ چند اشخاص کو معمولی زخم ہوئے۔ لاہور میں بھی ایک کانگرسی گرفتار کیا گیا۔

لاہور ۲۴ اگست۔ پنجاب میں بارشوں کی وجہ سے کئی سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں۔ ڈلہوزی روڈ بند ہو گئی ہے۔ امرتسر سیالکوٹ روڈ بھی کئی مقامات پر ناقابل سفر ہو گئی۔ جڑانوالہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ ۲ ستمبر تک بند ہو گئی ہے۔ شیخوپورہ چیچہ وطنی روڈ ایک ہفتہ کے لئے اور ہڑپہ اقبال نگر روڈ ۳۰ اگست تک موٹر ٹریفک کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ چکی ڈلہوزی روڈ بھی گاڑیوں کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ لودھراں۔ بہاولپور۔ اور سماسٹہ و فلاسچ والا کے درمیان ریلوے لائن سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ رکاوٹ کب تک دور ہو سکے گی۔

لاہور ۲۴ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ راولپنڈی۔ جہلم۔ اٹک اور گجرات کے سوا باقی سب اضلاع میں پٹرول کی قلت ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو جائز کوپنوں پر بھی پٹرول کی بہم رسانی کی ممانعت کر دیں۔ اس لئے لوگوں کو پٹرول کی بہم رسانی پر اعتماد نہیں رکھنا چاہیئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک خاص حکم کے ذریعہ پبلک کے پاس پٹرول کی فروخت کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۲۴ اگست۔ ڈیفنس کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور تیاریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کی نئی جنگ عنقریب شروع ہونیوالی ہے۔

دہلی ۲۴ اگست۔ گورنر جنرل نے موجودہ صورت حالات پر بحث کا موقعہ دینے کے لئے سنٹرل اسمبلی کا اجلاس ۱۴ ستمبر کو بلائے جانے کا حکم دیا ہے۔ کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس اس کے چند روز بعد ہوگا۔ اس کے بعد بجٹ سشن سے قبل کوئی اجلاس نہ ہوگا۔

لنڈن ۲۴ اگست۔ ماسکو ریڈیو سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ ولیڈی واسٹک کی بندرگاہ میں ان دنوں بہت سرگرمی ہے۔ مزدور شب و روز کام کرتے ہیں اور پہلے سے دوگنا مال جہازوں سے اتار رہے ہیں۔

لاہور ۲۴ اگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے اخبار پرتاپ کے ایڈیٹر اور پبلشر کو حکم دیا، کہ ۲۸ اور ۳۱ جولائی کے پرچوں میں شائع شدہ دو خبروں کو حاصل کرنے کے ذرائع سے حکومت کو مطلع کیا جائے۔ یہ خبریں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس کے بارہ میں تھیں۔ انہی کی بنا پر پرتاپ اور اس کے پریس کی ضمانت ضبط ہو کر نئی طلب کی گئی ہے۔

لائلپور ۲۴ اگست۔ گھی -/۴/۶۶
نخود -/۶/۵ تورِیہ -/۶/۵ روئی ۱۲/۱۵/-
ہنولہ ۱۲/۱۲/۳ امرتسر سونا -/۶/۷۵ بجے
چاندی ۸۴/۸/- پونڈ -/۶/۴۰ روپے

کلکتہ ۲۴ اگست۔ اخبار سٹیٹسمین کے اڈیٹر سر آرتھر مور رخصت پر انگلستان چلے گئے ہیں اور اس کے بعد ریٹائر ہو جائیں گے۔ ان کی جگہ مسٹر آئی۔ ایم۔ سٹیفنز سی۔ آئی۔ ای اسسٹنٹ اڈیٹر کو دی گئی ہے۔

کوئٹہ ۲۴ اگست۔ کوئٹہ میں اشیائے خوردنی کے لئے کوپن جاری کئے گئے ہیں۔ ہر شخص کو اپنے کنبے کے افراد کی تعداد کی تصدیق میونسپل کمشنر سے کرانی لازمی ہوگی۔ ہر فرد کے لئے روزانہ ۱۲ چھٹانک آٹا۔ ایک چھٹانک دال۔ ایک چھٹانک گھی۔ ایک چھٹانک کھانڈ اور سوا تولہ نمک مقرر کیا گیا ہے۔ ایک ماہ یا پندرہ روز کا سامان اکٹھا خریدا جا سکے گا۔

لنڈن ۲۴ اگست۔ جاپان کے ۲۷ بمبار اور ۲۰ لڑاکے طیاروں نے آسٹریلیا کی بندرگاہ ڈارون پر زبردست ہوائی حملہ کیا۔ ان میں سے چار بمبار اور نو دوسرے طیارے گرا لئے گئے۔

طہران ۲۴ اگست۔ ایران کے ایک سرکردہ جرنیل شہاب نامی کو جو ملٹری آفیسرز سکول کے سینئر ڈائرکٹر تھے۔ ایک طالبعلم نے جسے انہوں نے سکول سے خارج کر دیا تھا۔ گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

ماسکو ۲۵ اگست۔ جرمن فوجیں شمال مغرب سے سٹالن گراڈ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور اب وہ فولادی کارخانوں کے اس شہر سے صرف چالیس میل ہیں۔ جرمن توپیں اب ماسکو سٹالن گراڈ ریلوے پر گولہ باری کر سکتی ہیں۔ اور ممکن ہے۔ ان دونو شہروں میں اب گاڑیوں کی آمدورفت بند ہو چکی ہو ڈان کے موڑ کے نئے مورچے سے بھی جرمن آگے بڑھ رہے ہیں۔ کوٹل نیکوو کے علاقہ میں بھی روسی صفوں میں وہ کئی خطرناک دراڑیں ڈال چکے ہیں۔ مشرقی کاکیشیا میں باکو رسٹوف ریلوے کے ایک جنکشن پر جو گروزنی کے تیل کے میدانوں سے ستر میل ہے۔ لڑائی ہو رہی ہے، مغربی کاکیشیا میں نووروسک کی بندرگاہ پر جرمن بڑھنے کی کوشش میں ہیں۔

لنڈن ۲۵ اگست۔ مسٹر چرچل روس آتے اور جاتے ہوئے بھی مڈل ایسٹ میں ٹھہرے۔ وہ ایران۔ عراق۔ فلسطین اور شام بھی گئے۔ طہران میں شاہ ایران سے ملے۔ مڈل [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔